Fikr-o-Nasar (Islamabad) 2:5-6 (1964)

انتقاد

اختلاف امت رحمت ہے یا زحمت ؟

علامہ تمنا عمادی مجیبی کی اس تازہ تالیف کا اصل مقصد ایک مشہور عام حدیث اختلاف امتی رحمة کی تنقید ہے۔ یہ حدیث حافظ سیوطی کی جامع صغیر میں پائی جاتی ہے مگر سیوطی نے اسے اپنے ضخیم مجموعہ جمع الجوامع میں جگہ نہ دی، جس میں انہوں نے حتی الوسع ساری حدیثوں کو جمع کردیا ہے۔ اس لئے مولانا تمنا کا قیاس ہے کہ حامیان اختلاف امت یا فرقہ پرستوں نے جامع صغیر میں یہ الحاق کردیا ہے ۔ اسی میں نصیرالمقدسی اور بیہقی کے جو حوالے دیئے ہیں، وہ معلق وبے سند ہیں - اور خود شارح جامع صغیر کا اقرار لکنہ لم یجزم بہ قال روی - یعنی بیہقی نے اسے یقین و اعتماد کے ساتھ نہیں لکھا ہے بلکہ لکھا ہے کہ "روایت کی گئی ہے" - پھر کہا ہے کہ میرے شیخ نے اس حدیث کو ضعیف بتایا ہے - مولانا تمنا نے ثابت کیا ہے کہ یہ حدیث صرف ضعیف نہیں، قطعاً موضوع ہے - تمام صحاح اور سنن میں کہیں اس حدیث کا نشان نہیں - خود بیہقی نے ایک رسالہ اشعریہ میں اسے ایک قول ضعیف قرار دے کر درج تو کر لیا مگر اپنی حدیث کی کتابوں خصوصاً سنن کبریٰ میں اس کا کوئی ذکر نہ کیا -

اس طرح اس قبیل کی ایک اور حدیث اختلاف اصحابی لکم رحمتہ کو مؤلف نے ضعیف اور وضعی ثابت کیا ہے - اس کے راوی جویبر بن سعید ایک مشہور غیر ثقہ اور متروک الحدیث راوی تھے - اس لئے صحاح ستہ والے ہی نہیں بلکہ تیسری صدی تک کے تمام محدثین نے اسے قابل التفات نہ سمجھا اور اسے نہیں لیا -

یہ حدیثیں کس نے کب اور کیوں پھیلائیں؟ اس پر مولانا نے تفصیل سے بحث کی ہے۔

ان حدیثوں کی تردید میں مولانا نے قرآن حکیم کی متعدد آیات پیش کی ہیں اور امت کے باہمی اختلافات کی شدید مذمت کی ہے۔ اختلاف امت کو مٹانا قرآن مجید کا نہایت اہم کردار ہے۔

وما انزلنا علیک الکتاب الا لتبین لہم الذی اختلفوا فیہ ،
وھدی ورحمۃ لقوم یؤمنون (النمل ع ۸)

مولانا کی تمام بحث کا مقصد اور دلی آرزو صرف یہ ہے کہ امت سے اختلافات ختم ہونے چاہئیں اگر کلیات اور اصول میں سب مسلمان ایک ہیں تو فروعات میں اتنے شدید اختلافات کہ ایک فرقہ دوسرے کو مٹانے کے درپے ہو اور اسی کو دین داری سمجھے تو ایسی امت کے بیڑے کا خدا ہی حافظ ہے۔

مولانا نے آغاز رسالہ میں ” میرا مقصد “ کے عنوان کے تحت جو ناصحانہ تعمیری تجاویز پیش کی ہیں وہ خاص طور پر قابل توجہ اور قابل عمل ہیں۔ ان کا خلاصہ یہ ہے:-

” قرآن مجید نے فرقہ بندی کو شرک قرار دیا ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے کو کسی فرقہ سے منسوب نہ کرے .... اور صرف مسلم کہے۔ سنی، شیعہ، حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی، اہل حدیث، صوفی، قادری، چشتی، سہروردی وغیرہ نہ کہے، نہ کسی بزرگ کی طرف دینی حیثیت سے منسوب کرے۔ نسبی حیثیت سے منسوب کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں .... اہل و عیال کو بھی فرقہ بندیوں سے الگ رہنے کی تلقین و تعلیم کرتا رہے، مگر نرمی کے ساتھ۔ لا اکراہ فی الدین۔ کسی پر تشدد نہ کرے نہ کسی سے ترک تعلق .... سب کے ساتھ حسن و اخلاق اور حسن سلوک سے ملے۔ سب کی شادی و غم میں شریک رہے ...... کسی کے تعصب، بدگوئی یا طعن و تشنیع کا جواب تلخ نہ دے جہاں کسی قسم کی تلخی محسوس کرے وہاں سے اٹھکر چلا آئے۔

اذا مروا باللغو مروا کراما........

" صحابہ کرام سے محبت و عقیدت رکھنا لازم ہے مگر اسے کسی ایک کے ساتھ مخصوص کردینا گمراہی کا پیش خیمہ ہے ۔ صحابہ کے بعد کے سارے بزرگان دین کی عزت و توقیر بھی لازم ہے، مگر اتباع رسول‌اللہ صلعم کے بعد صرف صحابہ ہی کا کرنا ہے ....

" جن باتوں کی اشتباہ یا باہمی اختلاف ہو سب کے لئے قول فیصل اور معیار حق قرآن مجید ہے و ما اختلفتم فیہ من شیئ فحکمہ الی اللہ " ۔

مولانا کی یہ تالیف ملت کی ایک قابل تحسین دینی خدمت ہے، اور ملت مسلمہ کے سیاسی، سماجی، اقتصادی مسائل کا بہت کچھ حل بھی اس میں مضمر ہے ۔

مؤلف نے متن کے درمیان اصل بحث سے ہٹ کر سولہ صفحہ کے فٹ نوٹ میں جو بجائے خود ایک رسالہ ہوگیا ہے ۔ یہ مباحث چھیڑ دئیے ہیں :-

(۱) قرآن مجید کی ترتیب و تدوین (۲) آیا رسول اللہ صلعم نے نبوت کے بعد لکھنا پڑھنا سیکھ لیا تھا ؟ (۳) امی کے معنی (۴) قراۃ سبعہ کی حقیقت ۔

یہ سب اپنی جگہ علمی بحثیں ہیں ۔ لیکن زیر نظر رسالہ میں ان کا صحیح مقام نہ تھا ۔ یہ در اصل مولانا کی ایک مستقل تالیف اعجاز القرآن کے مضامین ہیں جو زیر تصنیف ہے ۔

رسالہ کی طباعت میں غلطیاں اور تکرار مضامین بہت ہے ، افادہ عام کے لئے غیر متعلق مضامین کو علیحدہ کرکے بہتر ترتیب اور نظر ثانی کے بعد اس کو دوبارہ صاف اور صحیح شائع کرنا مناسب ہے ۔

صفحات : ۸۰ ۔ **قیمت :** درج نہیں ۔ **ناشر :** مکتبہ محمود ۱/۲۶ بی ایریا لیاقت آباد ۔ کراچی

(پروفیسر) محمد مسلم